بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹھوکر لگنے یا گرنے پر بسم اللہ کہنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے ہاں کسی کے ٹھوکر لگنے یا گرنے پر "بسم اللہ" کہا جاتا ہے، ایسا کہنا کیسا ہے؟ کیا یہ غیر محل میں ذکر اللہ کرنے کے زمرے میں آئے گا؟

جواب

ٹھوکر لگنے، چوٹ پہنچنے یا گرنے پر "بِسمِ اللہ" کہنے کا جو عُرف ورواج ہے، اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں اور نہ ہی یہ غیر محل میں ذکر اللہ کرنا ہے، کیونکہ مصیبت وتکلیف کے وقت بے ساختہ اللہ تعالیٰ کا مبارک نام زبان پر آجانا سلف صالحین کا شیوہ رہا ہے، بلکہ خود نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے چوٹ لگنے اور جانور کو ٹھوکر لگنے کے موقع پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو "بسم اللہ" کہنے کی تلقین فرمائی۔ نیز اس وقت ذکر اللہ کرنے کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ انسان پیش آنے والے ہر معاملے کو اللہ تعالیٰ کی قدرت ومشیت کے تحت سمجھے، ہر حال میں اسی کی طرف رجوع کرے اور صبر وشکر کا دامن تھامے رکھے۔

جانور کو ٹھوکر لگتے وقت بسم اللہ کہنا چاہیے، جیسا کہ سنن ابوداؤد میں مروی ہے: ”عن أبي المليح، عن رجل، قال كنت رديف النبي صلى الله عليه وسلم، فعثرت دابة، فقلت: تعس الشيطان، فقال: لا تقل تعس الشيطان، فإنك إذا قلت ذلك تعاظم حتى يكون مثل البيت، ويقول: بقوتي، ولكن قل: بسم الله، فإنك إذا قلت ذلك تصاغر حتى يكون مثل الذباب“ ترجمہ: حضرت ابو ملیح رضی اللہ عنہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا، کہ اچانک جانور کو ٹھوکر لگی، تو میں نے کہا: شیطان ہلاک ہو! تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نہ کہو کہ شیطان ہلاک ہو، کیونکہ جب تم یہ کہتے ہو تو وہ (تکبر کی وجہ سے) پھول کر گھر کی طرح بڑا ہوجاتا ہے اور کہتا ہے "یہ میری طاقت سے ہوا"، بلکہ تم بسم اللہ کہو، کیونکہ جب تم ایسا کہوگے، تو وہ (ذلت کی وجہ سے) سکڑ کر مکھی جتنا چھوٹا ہوجائے گا۔ (سنن ابی داوٗد، ج 4، ص 296، حدیث 4982، المکتبۃ العصریہ، بیروت)

امام ابوزکریا محی الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الاذکار" میں مذکورہ بالا حدیث پاک اس عنوان کے تحت ذکر کی: ”باب ما يقوله اذا عثرت دابته“ ترجمہ: جانور کو ٹھوکر لگتے وقت بندہ کیا کہے؟ (الاذکار للنووی، ص 483، دار ابن کثیر، بیروت)

علامہ ابو العباس شہاب الدین رملی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ بالا حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ”فيه أنه يكره لمن عثر في مشيته أو عثرت دابته، أو تعقد عليه خيوط يحلها، أو تعسر عليه شيء مما يتعاطاه، أن يقول: تعس الشيطان، أو لعن الله

إبليس، أونحوذلك، لأن هذا القول في هذِه الحال يفهم الشيطان هو الذي أعثره وأوقعه في ذلك؛ فلهذا يتعاظم، ويعجبه نسبة الأشياء إليه، ونحن مأمورون بإذلاله وإهانته، وإلصاق وجهه بالتراب تحقيرًا له. (ولكن) اذكر اللہ و(قل: بسم اللہ) وهذا من اللہ، تنسب الأشياء كلها إلى اللہ تعالى وإلى قوته وتقديره (فإنك إذا قلت ذلك) ونحوه (تصاغر حتى يكون مثل الذباب)"ترجمہ: اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر چلتے ہوئے کسی شخص کا پاؤں پھسل جائے، اس کی سواری ٹھوکر کھا جائے، کسی گرہ یا ڈوری کو کھولتے ہوئے مشکل پیش آئے، یا کسی کام کے حصول میں دشواری پیش آئے، تو اس موقع پر "شیطان ہلاک ہو" یا "اللہ ابلیس پر لعنت کرے" یا اس جیسے دیگر الفاظ کہنا مکروہ ہیں، کیونکہ اس حالت میں اس طرح کہنے سے گویا شیطان یہ سمجھتا ہے کہ اسی نے ٹھوکر لگوائی یا مصیبت میں مبتلا کیا، چنانچہ وہ وہ پھول کر بڑا ہو جاتا ہے اور اسے اچھا لگتا ہے کہ ان چیزوں کو اس کی طرف منسوب کیا جائے، حالانکہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ **شیطان کو ذلیل ورسوا کریں اور اس کی تحقیر کرتے ہوئے** اس کے چہرے کو خاک آلود کریں۔ البتہ (ٹھوکر لگنے وغیرہ کے وقت) اللہ کا ذکر کرو اور بسم اللہ کہو اور (کہو کہ) یہ معاملہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے، اسی طرح تمام اشیاء کو اللہ تعالی کی طرف اور اس کی قوت وتقدیر کی طرف منسوب کیا جائے، کیونکہ جب تم یہ کہو گے، تو وہ (ذلت کی وجہ سے) سکڑ کر مکھی جتنا چھوٹا ہو جائے گا۔ (شرح سنن ابی داؤد لابن رسلان، ج 20، ص 117، حدیث 4982، دار الفلاح، مصر)

چوٹ لگنے پر بھی بسم اللہ کہنا چاہیے، چنانچہ سنن نسائی میں روایت ہے: "فقاتل طلحة قتال الأحد عشر، حتى ضربت يده، فقطعت أصابعه، فقال: حس، فقال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم: لو قلت بسم اللہ لرفعتك الملائكة والناس ينظرون"ترجمہ: پھر (غزوۂ احد میں) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے گیارہ آدمیوں کے برابر لڑائی کی، یہاں تک کہ ان کے ہاتھ پر ایسی ضرب لگی کہ ان کی انگلیاں کٹ گئیں، تو (درد کی شدت کے سبب) ان کے منہ سے حس (اچانک ہونے والے درد کے وقت بولا جانے والا لفظ) نکل گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم بسم اللہ کہتے تو فرشتے تمہیں اٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے رہ جاتے۔ (سنن النسائی، ج 6، ص 29، حدیث 3149، مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب)

علامہ ابو الفتح تقی الدین عسقلانی المعروف بابن الامام رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 745ھ) نے اپنی کتاب "سلاح المؤمن فی الدعا والذکر" میں مذکورہ بالا حدیث پاک اس عنوان کے تحت ذکر کی: "مايقول اذا اصابته جراحة"ترجمہ: زخم پہنچنے پر بندہ کیا کہے؟ (سلاح المؤمن فی الدعا والذکر، ص 375، دار ابن کثیر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Pin-7789

تاریخ اجراء: 17 محرم الحرام 1448ھ/03 جولائی 2026ء